۱۲
۱۲۱۰

سبز مینڈک

نوشتہ : عبد الحیٔ
نقاشی : ژرژ داود زادہ
ترجمہ : آغا محمد ناصر

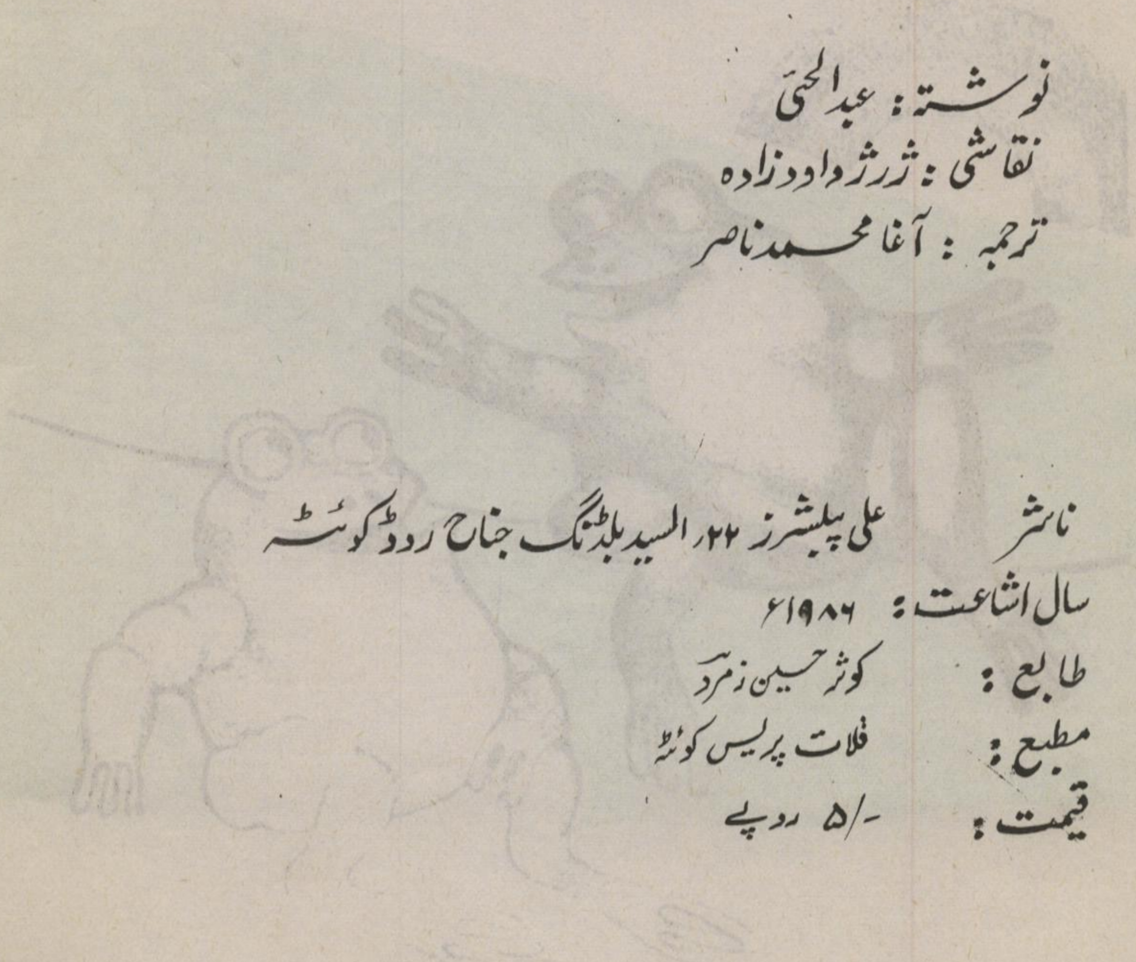

ناشر علی پبلشرز ۲۲، السید بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ
سال اشاعت : ۱۹۸۶ء
طابع : کوثر حسین زمرد
مطبع : قلات پریس کوئٹہ
قیمت : -/۵ روپے

بنامِ خدا

گرمیوں کی ایک دوپہر میں مینڈک کے دو بچے ایک چھوٹی سی نہر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پہلے مینڈک کا رنگ سبز اور دوسرے کا خاکستری تھا۔ یہ دونوں آپس میں نئے نئے دوست بنے تھے۔

سبز مینڈک نے خاکستری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،
کیا تم جانتے ہو کہ اس نہر کا پانی کہاں سے آتا ہے؟

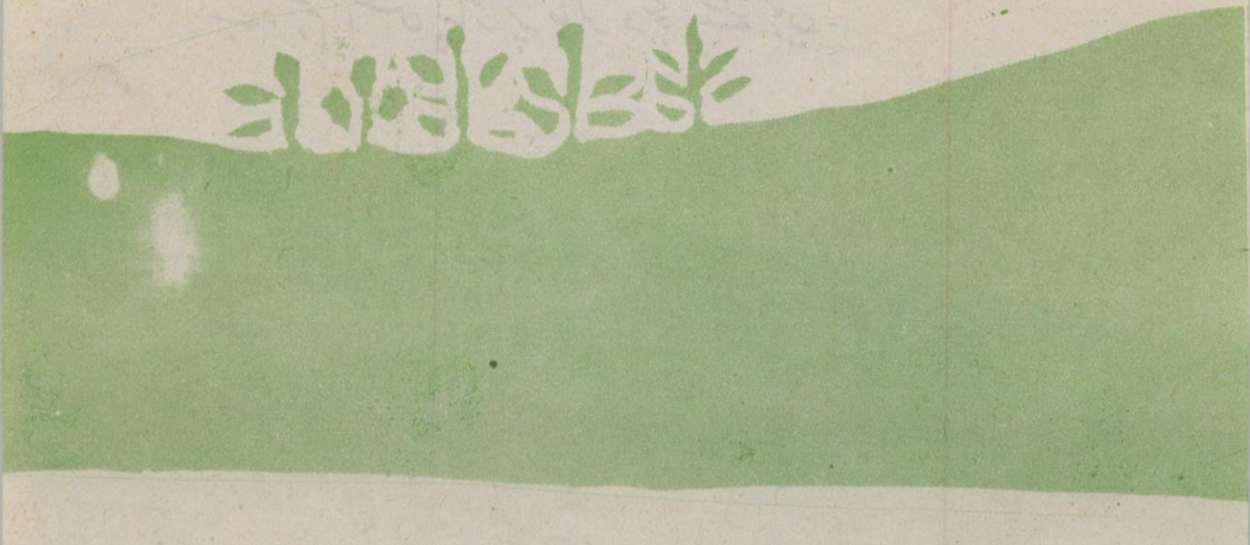

خاکستری مینڈک نے سر اٹھا کر انگلی سے برف پوش پہاڑیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ایک دن میں نے اپنے والد سے پوچھا تھا، تو انہوں نے کہا تھا کہ ان پہاڑوں سے،

سبز مینڈک نے تعجب سے کہا،

مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے، کیونکہ میرے والد نے بھی مجھ سے کہا تھا کہ اس نہر میں ہمیشہ پانی رہتا ہے لیکن جب تمام برف پگھل کر پانی بن جاتے گی۔ تب اس نہر میں پانی کہاں سے آئے گا۔

خاکستری مینڈک کچھ دیر سوچنے کے بعد، گویا اس کی سمجھ میں کوئی بات آگئی ہو، کہنے لگا، ٹھیک ہے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم اس پہاڑ پر جاکر دیکھ سکتے ہیں۔

سبز مینڈک نے کہا،
کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم اس پہاڑ پر چڑھ سکیں گے ؟
خاکستری مینڈک نے پہاڑ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،
نہیں پہاڑ بہت اونچا ہے، ہم اس کی چوٹی تک نہیں پہنچ سکتے۔
اچھا، میں سمجھ گیا، بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم چل کر یہ دیکھیں کہ یہ پانی جاتا کہاں ہے۔ یقیناً وہیں سے ہی وہ گھوم کر پہاڑ کی طرف جاتا ہو گا۔

جب انہوں نے نہر کی طرف نظر ڈالی تو دیکھا کہ پانی تیزی کے ساتھ چلا جا رہا ہے، سبز مینڈک نے کہا، :—— آؤ پانی میں چھلانگ لگائیں اور تیرتے ہوئے چلیں تاکہ پانی کے آخری سرے تک پہنچ جائیں۔ یہ اچھا طریقہ ہو گا۔

خاکستری مینڈک نے سبز مینڈک کی بات قبول کر لی اور دونوں نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔

سبز اور خاکستری مینڈک پانی میں دیر تک تیرتے رہے اور جب بھی وہ بہت تھک جاتے تو کچھ دیر کے لئے پانی سے نکل کر نہر کے ساتھ سبزے پر آرام کرتے اور جب تھکاوٹ دُور ہو جاتی وہ دوبارہ پانی میں چھلانگ لگاتے اور تیرنا شروع کر دیتے۔

اسی طرح تیرتے تیرتے ایک روز راستے میں ان کی نظر زیادہ پانی پر پڑی، جس کے کنارے سیپیاں ہی سیپیاں تھیں۔ خاکستری مینڈک کی نظریں جونہی سیپیوں پر پڑی اور ان کے اندر کے کیڑوں کو دیکھا، خوش ہو کر کہنے لگا،

دوست یہاں پر کھانے پینے کے لئے کس قدر زیادہ ہے۔ آؤ اور چند دن یہیں قیام کریں۔ سبز مینڈک نے خاکستری مینڈک کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا، نہیں چلو، چلتے ہیں، یہ اچھا نہیں کھانے پینے کی خاطر رک جائیں اور آگے نہ جائیں۔

خاکستری مینڈک جس کے منہ میں پانی بھر آیا تھا کہنے لگا، دیکھو یہاں پر کس قدر کیڑے ہیں، افسوس کہ ہم یہاں سے یونہی چلے جائیں،

سبز مینڈک نے، جو خاکستری مینڈک سے تنگ آچکا تھا، کہنے لگا۔

توکیا تم یہ جاننا نہیں چاہتے کہ پانی کہاں جاتا ہے؟

خاکستری مینڈک سر جھٹک کر کہنے لگا،

ہاں، چاہتا تھا کہ جان لوں،

سبز مینڈک نے کہا، تو پھر جب تم اتنی بڑی تمنا رکھتے ہو، کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہو گی، کہ تم چند کیڑوں کی خاطر رُک جاؤ اور اپنا وقت ضائع کرو۔ آؤ جلدی سے چلتے ہیں۔ راستے میں کھانے کو مل جائے گا۔

خاکستری مینڈک جس کا جی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ کھانے پینے کی ان چیزوں کو چھوڑ کر چلا جائے کہنے لگا، نہیں میں یہیں رُک جاتا ہوں نہ معلوم پھر کب کھانے پینے کی چیزیں نصیب ہوں۔

سبز مینڈک نے جب یہ دیکھا کہ خاکستری مینڈک چند کیڑوں کی خاطر جانا نہیں چاہتا تو بادلِ نخواستہ اسے خدا حافظ کہا اور اسے اس کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

سبز مینڈک اسی طرح تیرتے ہوئے آگے چلتا رہا یہاں تک کہ ایک دن وہ بہت، ایک بہت ہی زیادہ پانی تک پہنچ گیا — وہ گویا پانی کا آسمان تھا — سبز مینڈک جو بہت تھک چکا تھا — وہیں پانی کے کنارے سو گیا —

اگلے دن صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے سرہانے ایک بوڑھے مینڈک کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا — وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا، اور سلام کرنے کے بعد پوچھنے لگا،

جناب مینڈک صاحب، یہ کونسی جگہ ہے؟

بوڑھے مینڈک نے شفقت کے ساتھ جواب دیا،

میرے بیٹے، گھبراؤ نہیں — تم دریا کے کنارے پر ہو، میں نے کل رات ہی یہاں پر سوتے ہوتے دیکھا تھا — سوچا یہیں بیٹھ جاؤں تاکہ جب تمہاری آنکھ کھلے تو گھبرا نہ جاؤ،

سبز مینڈک نے ادب سے پوچھا،
کیا آپ یہاں کے ناظم ہیں؟
بوڑھا مینڈک ہنس پڑا اور اس نے کہا،
"نہیں میرے بیٹے، یہاں کوئی ناظم نہیں ہوتا"—اس کے
بعد اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے کہا،

یہ دریا جسے تم دیکھ رہے ہو، تمام جانداروں کا گھر ہے۔
جو سب ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور دوستی سے زندگی
بسر کر رہے ہیں——
سبز مینڈک نے دریا کی طرف دیکھا جہاں سورج کی روشن
کرنوں کے نیچے دریا کا پانی چمک رہا تھا اور مچھلیاں اس
میں کھیل رہی تھیں۔

بوڑھے مینڈک نے پہلے سے شکار کئے ہوئے ایک کیڑے کو سبز مینڈک کے سامنے رکھتے ہوئے کہا، اچھا ــــ تو تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں کیوں آئے ہو،

سبز مینڈک کہنے لگا، میں چاہتا تھا کہ میں دیکھوں کہ اس نہر کا پانی کہاں پہنچتا ہے۔

بوڑھے مینڈک نے کہا، اب تو تم نے دیکھ لیا کہ پانی کہاں پہنچتا ہے۔

سبز مینڈک نے کہا، ہاں اب سمجھ گیا ہوں کہ دریا تک پہنچتا ہے، لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ دوبارہ یہ پانی پہاڑ تک کیسے پہنچتا ہے۔

بوڑھے مینڈک نے کہا، سورج میاں اس کی مدد کرتے ہیں، سبز مینڈک نے تعجب سے پوچھا، کس طرح؟ بوڑھا مینڈک کہنے لگا، کہ سورج اپنے نور سے پانی کو گرم کرتا ہے اور گرمی سے پانی بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور پھر بخارات اوپر اٹھتے ہیں اور چونکہ اوپر سردی ہوتی ہے، اس لئے بادل بن جاتے ہیں۔ سبز مینڈک نے پوچھا، اچھا پھر بادل کہاں جاتے ہیں، بوڑھے مینڈک نے کہا بادل، بارش بن جاتے ہیں، اور دریا پر برستے ہیں اور اگر بہت سردی ہو تو برف بن جاتے ہیں اور پہاڑوں پر گرتے ہیں اس طرف اور اس طرف کی پہاڑیوں پر۔

سبز مینڈک جو ان باتوں کو سن کر بہت خوش ہوا تھا کہنے لگا،

اچھا پھر کیا ہوتا ہے؟

بوڑھے مینڈک نے کہا،

پھر جس طرح تم نے دیکھا کہ برف پگھلنے کے بعد سوتے بن جاتی ہے اور سوتے، نہریں اور نہریں دریا میں جا گرتی ہیں، لیکن یہ سچ بھی تمہیں بتانا چاہیئے کہ بعض اوقات کسی جگہ یہ پانی ٹھہر کر جوہڑ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اگر کوئی جوہڑ میں رہ جائے تو وہ کبھی بھی دریا تک نہیں پہنچ سکتا ـــــ دیکھو دریا کتنا بڑا ہے۔

جب بوڑھے مینڈک کی بات ختم ہو چکی، تو سبز مینڈک کو خاکستری مینڈک کی یاد آئی جو چند کیڑوں کی وجہ سے جوہڑ میں رہ گیا تھا ـــــ سبز مینڈک کو اس طرح ملول اور سوچتے ہوئے دیکھ کر بوڑھے مینڈک نے پوچھا،

کیا ہوا تم اتنے غمگین کیوں ہو گئے؟

تب سبز مینڈک نے خاکستری مینڈک کی روداد اوّل سے آخر تک بوڑھے مینڈک کو سنائی اور پھر اس نے بوڑھے مینڈک سے درخواست کی کہ وہ کسی طرح خاکستری مینڈک کو اس جوہڑ سے نکالنے میں اس کی مدد کرے، بوڑھے مینڈک نے اس کی بات سن کر آمادگی کا اظہار کیا اور اس سے کہا ـــــ

تم سچ کہتے ہو، چونکہ تم دریا کے متعلق سوچتے تھے اس لئے جوہڑ میں رہنا تمہارے لئے مشکل تھا ــــ جوہڑ کا پانی اب تمہارے دوست کو زہریلا کر دے گا، اس لئے آؤ ذرا جلدی چلیں تاکہ اسے نجات دلا سکیں۔

یہ کہہ کر بوڑھے اور سبز مینڈک نے جوہڑ کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

جب وہ جوہڑ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ خاکستری مینڈک جوہڑ کے کنارے پڑا ہوا ہے، پہلے تو وہ یہ سمجھے کہ شاید سو رہا ہے لیکن جب وہ کچھ قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بے ہوش ہے، سبز مینڈک جو اپنے دوست کو اس حالت میں دیکھ کر بہت اداس ہو گیا تھا، جوہڑ سے کچھ پانی لاکر اس کے منہ پر چھڑکنا ہی چاہتا تھا، کہ بوڑھے مینڈک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

نہیں، یہ پانی اس پر نہ چھڑکنا، کیونکہ جوہڑ کا پانی گندہ ہے اور اس کی حالت مزید خراب ہو جائے گی ـــــ آؤ ذرا میری مدد کرو، تاکہ اسے دریا تک لے جا سکیں اور پھر سبز مینڈک نے بوڑھے مینڈک کی مدد سے خاکستری مینڈک کو دریا تک لے جانا شروع کر دیا۔

جب وہ دریا کے قریب پہنچے تو خاکستری مینڈک کو زمین پر لٹا کر اس کے منہ پر دریا کا پانی چھڑکنے لگے۔

کچھ دیر بعد خاکستری مینڈک کے ہوش بحال ہوئے تو اس نے ان دونوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ تینوں دریا کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی میں تیرنے لگے۔

ختم شد